CPS

کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے ضابطہ عمل

کراؤن پراسیکیوشن سروس
فروری 2010

The Code for Crown Prosecutors
Urdu edition, February 2010

کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے ضابطہ عمل

کراؤن پراسیکیوشن سروس

فروری 2010

2 تعارف

1.2 کراؤن پراسیکیوشن سروس (سی پی ایس) (CPS) انگلینڈ اور ویلز کے لیے حکومت کے نام پر فوجداری مقدمے قائم کرنے والی اہم ترین سروس ہے۔ جنوری 2010 میں اسے ریونیو اینڈ کسٹمز پراسیکیوشنز آفس (آر سی پی او)(RCPO) میں مدغم کر دیا گیا۔ اس سروس کی قیادت ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز (ڈی پی پی)(DPP) کرتے ہیں جو ڈائریکٹر آف ریونیو اینڈ کسٹمز پراسیکیوشنز بھی ہیں۔ ڈی پی پی (DPP) اپنا کام آزادانہ طور پر سرانجام دیتے ہیں اور وہ صرف اٹارنی جنرل جو پراسیکیوشن سروس کے کاموں کے لیے پارلیمنٹ کو جواب دہ ہیں، کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

1.3 پراسیکیوشن آف آفنسز ایکٹ 1985 کی شق نمبر 10 کے تحت ڈی پی پی (DPP) پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے ضابطہ عمل (دی کوڈ) جاری کریں۔ یہ ضابطہ عمل پراسیکیوٹرز کو اس حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ وہ فوجداری مقادمات کے بارے میں کیے جانے والے فیصلے کرتے وقت عمومی اُصولوں کا اطلاق کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ اس ضابطہ عمل کی چھٹی اشاعت ہے اور اس سے پہلے کی تمام اشاعتوں کی جگہ ہے۔

1.4 اس ضابطہ عمل میں "پراسیکیوٹرز" کا لفظ پراسیکیوشن سروس کے اُن اراکین کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو کراؤن پراسیکیوٹرز؛ پراسیکیوٹرز جو ریونیو اینڈ کسٹمز پراسیکیوشنز(RCPO) کے رکن ہیں؛ ایسوسی ایٹ پراسیکیوٹرز جو پراسیکیوشن آف آفنسز ایکٹ 1985 کی شق نمبر 7 اے کے تحت نامزد کیے گئے ہیں اور جو اپنے اختیارات ڈی پی پی (DPP) کی ہدایات کے تحت استعمال کرتے ہیں اور ریونیو اینڈ کسٹمز پراسیکیوشنز آفس(RCPO)کے دیگر اراکین جو ڈی پی پی (DPP) کی طرف سے کمشنرز فار ریونیو اینڈ کسٹمز ایکٹ 2005 کی شق نمبر 39 کے تحت بحثیت ڈائریکٹر آف دی رینیو اینڈ کسٹمز پراسیکیوشز نامزد کیے گئے ہوں۔

1.5 اس ضابطہ عمل میں "پولیس یا دیگر انوسٹی گیٹرز" کے الفاظ اُن تمام تحقیقاتی اداروں، بشمول سیریس آرگنائزڈ کرائم ایجنسی اور یوکے بارڈر ایجنسی کے اراکین کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں جو پراسیکیوشن سروس کے لیے کیس تیار کرتے اور انہیں پیش کرتے ہیں۔

1.6 اگرچہ پراسیکیوشن سروس پولیس اور دیگرانوسٹی گیٹرز کے ساتھ قریبی روابط برقرار رکھتے ہوئے کام کرتی ہے مگر یہ ان سے خودمختار رہ کر اپنا کام سرانجام دیتی ہے۔ پراسیکیوٹرز کی آزادی آئینی لحاظ سے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

1.7 پراسیکیوشن سروس دیگر دائرہ اختیار کے حامل تحقیقات کرنے والے اور مقدمات چلانے والے اداروں کے ساتھ تعاون کرتی ہے تاکہ اُن کی طرف سے کیے جانے والے سوالات کے جواب دینے میں آسانی پیدا کی جا سکے اور انگلینڈ اور ویلز کے اندر اور بیرون ملک دونوں جگہوں پر فوجداری مقدمات میں مدد دی جا سکے۔

1.8 کمشنرز فار رینیو اینڈ کسٹمز ایکٹ 2005 کی شق نمبر 36(2) کے مطابق آر سی پی او (RCPO) کے پراسیکیوٹرز جو اس حیثیت میں اپنا کام کر رہے ہیں، پر لازم ہے کہ وہ ڈی پی پی (DPP) کی طرف سے جاری کرہ کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے ضابطہ عمل کو ملحوظ رکھیں۔

1.9 اس ضابطہ عمل میں "مشتبہ فرد" کی اصطلاح کسی ایسے فرد کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی گئی ہے جس پر ابھی رسمی فوجداری کارروائی کا اطلاق نہیں ہوتا؛ "ملزم" کی اصطلاح کسی ایسے فرد کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی گئی ہے جس پر الزام عائد کر دیا گیا ہے یا اُسے تفتیش کے لیے طلب کیا گیا ہے اور "مجرم" کی اصطلاح کسی ایسے فرد کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی گئی ہے جس نے کسی پولیس افسر، انویسٹی گیٹر یا پراسیکیوٹر کے سامنے اپنا جرم تسلیم کر لیا ہے یا کسی عدالت میں اُسے جرم کا قصوروار ٹھہرایا گیا ہے۔

1.10 پراسیکیوشن سروس کے مقصد اور کام کو بیان کرنے لیے یہ ضابطہ عمل شائع شدہ اور عوام کے لیے دستیاب دو کلیدی دستاویزات میں سے ایک دستاویز ہے۔ دوسری دستاویز 'کور کوالٹی سٹینڈرڈز' نامی کتابچہ ہے۔ قانونی طور پر صرف ضابطہ عمل جاری کرنا ضروری ہے۔

1.11 مجموعی طور پر یہ دونوں دستاویزات عوام کو اس بات سے مطلع کرتی ہیں کہ پراسیکیوٹرز کیا کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے فیصلے کیسے کرتے ہیں اور اپنے کام کے ہر اہم پہلو میں پراسیکیوشن سروس نے کس درجے کی سروس فراہم کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

1.12 یہ ضابطہ عمل اور کور کوالٹی سٹینڈرڈزنامی کتابچہ اس کتابچے کی پشت کی جلد پر درج کی گئی رابطے کی جگہوں سے دستیاب ہے۔

2 عمومی اُصول

2.1 کسی فرد پر مقدمہ چلانا یا عدالت سے باہر کیس کا تصفیہ کرنے کا فیصلہ کرنا ایک سنجیدہ اقدام ہے۔ جائز اور موثر فوجداری مقدمات چلانا نظم وضبط برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر ہے۔ پراسیکیوٹرز پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ درست فرد کے خلاف ٹھیک جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جائے اور جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے مجرموں کو سزا دلائی جائے۔ جائز، غیرجانذار اور ایمانداری سے کیے جانے والے کیس ورک کے فیصلے جرائم کا شکار ہونے والے افراد، گواہوں، ملزموں اور عوام کے لیے انصاف فراہم کرتے ہیں۔

2.2 پراسیکیوٹرز پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کیسوں کا جائزہ لیں، اُن کے بارے میں مشورے دیں اور فوجداری مقدمات چلائیں یا ملزم کو عدالت سے باہر کسی مناسب تصفیے کی پیشکش کریں۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس ضابطہ عمل میں بیان کردہ اُصولوں کے مطابق قانون کا اطلاق ٹھیک طرح کیا گیا ہے؛ تمام متعلقہ ثبوت عدالت کے سامنے پیش کیے گئے ہیں اور وکیل ضفائی کو معلومات فراہم کرنے کی قانونی ذمہ داریاں پوری کی گئی ہیں۔

2.3 اگرچہ یہ لازم ہے کہ ہر کیس کا جائزہ اُس کے انفرادی حقائق اور انفرادی موافق و ناموافق پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے، مگر اس حوالے سے کچھ ایسے عمومی اُصولوں کا اطلاق ہوتا ہے جن کے مطابق پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ ہر کیس کی پیروی کریں۔

2.4 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ منصفانہ، آزادانہ اور معروضی طرز نظررکھیں۔ ۔ ان پر لازم ہے کہ وہ کسی مشتبہ فرد، جرم کا شکار ہونے والے فرد یا گواہ کی نسل یا قومیّت، جنس، معذوری، عمر، مذہب یا عقیدے، سیاسی نظریات، جنسی میلان یا جنسی شناخت کے بارے میں اپنے ذاتی خیالات کو اپنے فیصلوں پر اثر انداز نہ ہونے دیں۔ پراسیکیوٹرز پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ کسی بھی ذریعے سے اپنے اُوپر پڑنے والے غیر مناسب یا ناجائز دباؤ سے متاثر نہ ہوں۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ ہمہ وقت انصاف کے مفادات میں کام کریں اور صرف اس مقصد کے لیے کام نہ کریں کہ عدالت ملزم کو قصور وار قرار دے۔

2.5 مساوات کے حوالے سے موجودہ اور متعلقہ قانون کے مقاصد کے لیے پراسیکیوشن سروس ایک عوامی ادارہ تسلیم کی جاتی ہے۔ پراسیکیوٹرز کو اس قانون میں بیان کردہ فرائض کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔

2.6 ہیومن رائٹس ایکٹ 1998 (انسانی حقوق کے قانون) کے مقاصد کے لیے بھی پراسیکیوشن سروس ایک عوامی ادارہ تسلیم کی جاتی ہے۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ کیس کے ہر مرحلے پر ہیومن رائٹس ایکٹ کے مطابق انسانی حقوق کے یورپین کنونشن کے اُصولوں کا اطلاق کریں۔ پراسیکیوٹرز پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اٹارنی جنرل کی طرف سے جاری کی جانے والی تمام رہنما ہدایات اور ڈی پی پی (DPP) کی جانب سے جاری کردہ پراسیکیوشن سروس کی پالیسیوں کی پابندی کریں۔ اُن پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ کیسوں کے لیے اس وقت نافذ العمل فوجداری طریقہ کار کے ضوابط کی پابندی کریں۔

3 فوجداری مقدمہ چلائے جانے کا فیصلہ

a. زیادہ سنگین یا پیچیدہ کیسوں میں پراسیکیوٹرز یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا کسی فرد پر فوجداری جرم کے لیے الزام عائد کیا جائے اور اگر ایسا کیا جائے تو یہ جرم کونسا ہونا چاہیے۔ وہ اپنے فیصلے اس ضابطہ عمل اور الزام عائد کرنے کے بارے میں ڈی پی پی (DPP) کی رہنما ہدایات کے مطابق کرتے ہیں۔ پولیس بھی انہی اُصولوں کا اطلاق کرتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے کیسوں میں یہ فیصلہ کرتی ہے کہ آیا کسی فرد پر الزام عائد کیا جائے یا اُسے تفتیش کے لیے طلب کیا جائے۔

b. پولیس اور دیگر انوسٹی گیٹرز پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے الزام کی تحقیقات کریں جس کے حوالے سے یہ شبہ موجود ہو کہ کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ پویس یا دیگر انوسٹی گیٹرز کی جانب سے پراسیکیوٹرز کو ملنے والے ہر کیس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اُن کے پاس وہ تمام معلومات موجود ہیں جو انہیں کسی کیس پر بہترین طریقے سے کارروائی کرنے کی غرض سے تمام معلومات کو مدنظر رکھ کر کوئی فیصلہ کرنے کے لیے درکار ہیں۔ اس میں اکثر پولیس اور دیگر انوسٹی گیٹرز کو تحقیقات کی سمت اور عدالتی ثبوتوں کے تقاضوں کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرنا اور مشورہ دینا اور تحقیقات اور فوجداری مقدمہ قائم کرنے کے عمل کے سارے عرصے کے دوران الزام عائد کرنے سے پہلے کی کارروائی میں مدد دینا شامل ہوتا ہے۔

c. پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ شواہد سے متعلق کمزوریوں کی نشاندہی کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے ان کودور کریں، لیکن وہ مقدمات جو ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے عدالتی ثبوت کے مرحلے پر پورے نہیں اُترتے اور مزید تحقیقات سے انہیں مضبوط نہیں بنایا جا سکتا یا عوامی مفاد فوجداری مقدمہ چلانے کا تقاضا نہیں کرتا (دیکھیں حصہ نمبر5) تو انہیں فوری طور پر ختم کر دیا جانا چاہیے لیکن یہ بات مقررہ معیار کے مطابق آزمائش سے مشروط ہے (دیکھیں حصہ نمبر4)۔ اگرچہ پراسیکیوٹر کا بنیادی کام پولیس یا دیگر انوسٹی گیٹرز کی طرف سے فراہم کردہ ثبوتوں اور معلومات پر غور کرنا ہے لیکن الزام عائد کیے جانے سے پہلے مشتبہ فرد یا اس کی طرف سے کام کرنے والے افراد بھی اس کی جانب سے پولیس یا دیگر انوسٹی گیٹرز کے ذریعے پراسیکیوٹر کو ثبوت یا معلومات پیش کر سکتے ہیں تاکہ اُسے فیصلہ کرنے میں مدد مل سکے۔

d. پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ کسی فوجداری مقدمے کو اُس وقت شروع کریں یا اُسے جاری رکھیں اگر کیس ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے دونوں مرحلوں پر پورا اُترتا ہے (دیکھیں حصہ نمبر4)۔ اس کی استشنائی صورت یہ ہے کہ مقررہ معیار کے مطابق آزمائش (دیکھیں حصہ نمبر 5) کا اطلاق ہوتا ہو جب کسی کیس میں ملزم پر الزام عائد کرنے کے بعد اُسے حراست میں رکھنے کے لیے عدالت کو درخواست دی جائے اور ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کا اطلاق کرنے کے لیے درکار ثبوت ابھی دستیاب نہ ہو۔

e. پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی ایسے فوجداری مقدمے کو شروع نہ کریں یا اُسے جاری نہ رکھیں جس میں ایسا کرنا عدالتوں کے نکتہ نظر سے اس حد تک سخت گیر یا غیرمنصفانہ ہو کہ اُسے عدالتی کارروائی کے ناجائز استعمال کے زمرے میں سمجھا جا سکتا ہو۔

f. کیس کا جائزہ ایک جاری عمل ہے اور پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ کیس کی پیشرفت پر حالات میں واقع ہونے والی کسی نوعیت کی تبدیلی کو مدنظر رکھیں۔ اگر وہ الزام تبدیل کرنے یا کیس ختم کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو جن صورتوں میں ممکن ہو انہیں پہلے انوسٹی گیٹر سے بات کرنی چاہیے۔ پراسیکیوٹرز اور انوسٹی گیٹرز قریبی تعلق قائم رکھتے ہوئے کام کرتے ہیں لیکن اس بات کا فیصلہ کرنے کی حتمی ذمہ داری پراسیکیوشن سروس کی بنتی ہے کہ آیا کسی کیس کو عدالت میں پیش کیا جائے یا نہیں۔

g. پارلیمان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بہت ہی سنگین یا حساس نوعیت کے محدود تعداد کے جرائم کے کیس صرف ڈی پی پی (DPP) کی رضامندی ہی سے عدالت میں پیش کیے جانے چاہیں۔ ان کو "اجازت" والے کیس کہا جاتا ہے۔ ایسے کیسوں میں ڈی پی پی (DPP) یا اس کی طرف سے کام کرنے والا پراسیکیوٹر اس ضا بطہ عمل کا اطلاق کرکے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا فوجداری مقدمہ چلانے کی اجازت دی جانی چاہیے۔

4 ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کرنا

4.1 ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے دو مراحل ہیں: (i) عدالتی ثبوت کا مرحلہ؛ اور اس کے بعد (ii) عوامی مفاد کا مرحلہ

4.2 زیادہ تر کیسوں میں پراسیکیوٹرز کو یہ فیصلہ کہ آیا فوجداری مقدمہ چلایا جائے، صرف اُس وقت کرنا چاہیے جب تحقیقات مکمل ہو جائیں اور تمام دستیاب ثبوتوں پر غور کر لیا جائے۔ تاہم، بعض ایسے کیس سامنے آ سکتے ہیں جن میں تمام ممکنہ ثبوت جمع کرنے اور ان پر غور کرنے سے پہلے ہی یہ بات واضح ہو جائے کہ فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد میں نہیں۔ ایسی شاذونادر صورتوں میں پراسیکیوٹرز یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اُس کیس پر مزید کارروائی نہ کی جائے۔

4.3 پراسیکیوٹرز کو ایسا فیصلہ صرف اُس وقت کرنا چاہیے جب وہ مطمئن ہو جائیں کہ وسیع تر معنوں میں مجرمانہ کاموں کی نوعیت کا تعین کر لیا گیا ہے اور یہ کہ وہ تمام معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے عوامی مفاد کے بارے میں مکمل جائزہ لے سکتے ہیں۔ اگر پراسیکیوٹرز کے پاس ایسا فیصلہ کرنے کے لیے مناسب معلومات موجود نہ ہوں تو تحقیقات کو آگے بڑھانا چاہیے اور بعد میں اس حصے میں بیان کردہ ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے مطابق فیصلہ کیا جانا چاہیے۔

4.4 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ ڈی پی پی (DPP) کی طرف سے جاری کی گئی رہنما ہدایات کی پابندی کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ان کیسوں کے بارے میں کیے جانے والے فیصلے مناسب اور درست ہیں۔

عدالتی ثبوتوں کا مرحلہ

4.5 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اس بات کی تسلی کریں کہ ہر مشتبہ فرد کے خلاف ہر الزام کے لیے اس حد تک مناسب ثبوت دستیاب ہے کہ عدالت کی طرف سے سزا یابی کا حقیقی امکان موجود ہے۔ اُن پر لازم ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وکیل صفائی کا موقف کیا ہو گا اور اس سے عدالت کی طرف سے سزا یابی کے امکانات کس طرح متاثر ہو سکتے ہیں۔ جو کیس عدالتی ثبوت کی آزمائش کے مرحلے کو کامیابی سے پورا نہیں کرتا اُس پر مزید کارروائی ہرگز نہیں کی جانی چاہیے خواہ یہ معاملہ کتنا ہی سنگین یا حساس کیوں نہ ہو۔

4.6 سزا یابی کا حقیقی امکان ایک معروضی پیمانہ ہے جس کی بنیاد صرف پراسیکیوٹرز کی طرف سے شواہد اور مشتبہ فرد کی طرف سے اپنے دفاع میں پیش کی جانے والی معلومات کے جائزے پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا زیادہ امکان موجود ہے کہ ایک معروضی رائے رکھنے والی ، غیرجانبدار اور معقول جیوری یا مجسٹریٹس کا بینچ یا کیس کی سماعت اکیلے کرنے والا جج، جسے ٹھیک ہدایات دی گئی ہوں اور جو قانون کے تحت کام کرے، کی طرف سے مبینہ الزام میں ملزم کو قصور وار قرار دینے کا امکان کم کی بجائے زیادہ ہے۔ یہ آزمائش اُس سے مختلف ہے جس کا لازمی اطلاق فوجداری مقدمات کی سماعت کرنے والی عدالتیں خود اپنے اُوپر کرتی ہیں۔ عدالت کسی ملزم کو صرف اُسی صورت میں مجرم قرار دے سکتی ہے اگر اُسے پورا یقین ہو کہ وہ جرم کا قصور وار ہے۔

4.7 اس بات کا فیصلہ کرتے وقت کہ آیا فوجداری مقدمہ چلانے کے لیے مناسب ثبوت موجود ہے، پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا اس ثبوت کو استعمال کیا جا سکتا ہے اور کیا یہ ثبوت قابل اعتبار ہے۔ اکثر کیسوں میں ثبوت کے بارے میں کوئی تشویش نہیں ہوتی لیکن بعض کیس ایسے ہو سکتے ہیں جن میں ثبوت شاید اتنا مضبوط نہ ہو جتنا پہلی نظر میں دکھائی دیتا ہے۔ پراسیکیوٹرز کو درج ذیل اُمور پر خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے:

کیا اس ثبوت کو عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے؟

a کیا اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس ثبوت کو عدالت خارج کر دے گی؟ ایسے قانونی ضوابط موجود ہیں جن کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ایسا ثبوت جو کسی کیس سے متعلقہ دکھائی دیتا ہے مقدمے میں پیش نہ کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر اس بات کا امکان موجود ہے کہ ثبوت کو اس بنا پر خارج کر دیا جائے کیونکہ اسے حاصل کرنے کا طریقہ کار درست نہیں تھا۔

b کیا یہ ثبوت سنی سنائی شہادت ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا اس بات کا امکان موجود ہے کہ اسے کسی ایسی استثنائی صورت کے تحت پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے گی جس میں اس طرح کا ثبوت عدالت کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے؟

c کیا یہ ثبوت مشتبہ فرد کے بُرے کردار سے متعلق ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا اس بات کا امکان موجود ہے کہ عدالت اسے پیش کرنی اجازت دے دے گی؟

کیا یہ ثبوت قابل اعتبار ہے؟

d مشتبہ فرد نے کیا وضاحتیں پیش کی ہیں؟ کیا اس بات کا امکان موجود ہے کہ مجوعی ثبوتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت اسے باوثوق سمجھے گی؟ کیا یہ ثبوت بے خطا ہونے کی وضاحت کی تائید کرتا ہے؟

e کیا ایسا ثبوت موجود ہے جس سے اقرار جرم کے قابل اعتبارہونے کی تائید ہوتی ہے یا اس پر فرق پڑتا ہو؟ کیا اقرار جرم کے قابل اعتبارہونے پر مشتبہ فرد کی سمجھ بوجھ کے درجے جیسے عوامل کی وجہ سے اثر پڑتا ہے؟

f کیا مشتبہ فرد کی شناخت پر اعتراض کیے جانے کا امکان موجود ہے؟ کیا اُس فرد کی شناخت کا ثبوت کافی مضبوط ہے؟ کیا شناخت کے لیے مناسب طریقہ کار ہر عمل درآمد کیا گیا ہے؟ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو کیوں نہیں؟ کیا شناخت کے لیے مناسب طریقہ کار پر عمل درآمد نہ کرنے کے نتیجے میں شناخت کا ثبوت عدالت کی طرف سے خارج کیا جا سکتا ہے؟

g کیا کسی گواہ کی شہادت کے درست، قابل اعتبار یا باوثوق ہونے کے بارے میں کسی طرح کے خدشات پائے جاتے ہیں؟

h کیا کوئی ایسا مزید ثبوت جو کسی گواہ کے بیان کی تائید کر سکے یا اسے کمزورکر سکے، موجود ہے جسے تلاش کرنے کے لیے پولیس یا دیگر انوسٹی گیٹرز سے درخواست کرنا معقول بات ہو گی؟

i کیا کوئی گواہ ایسا مقصد رکھتا ہے جس سے کیس کے مطعلق اس کے طرزعمل پر فرق پڑ سکتا ہو؟

j کیا کسی گواہ کو ماضی میں عدالت کی طرف سے کسی متعلقہ جرم کا قصوروار قرار دیا گیا ہے یا اُس کے کسی متعلقہ کیس کا تصفیہ عدالت سے باہر ہوا ہے جس کی وجہ سے اُس کی شہادت کے باوثوق ہونے پر اثر پڑ سکتا ہے؟

k کیا کوئی ایسا مزید ثبوت موجود ہے جسے حاصل کیا جا سکے اور جس کے ذریعے پہلے سے حاصل کردہ ثبوت کے قابل اعتبار ہونے کی تائید ہو سکے؟

4.8 جن کیسوں میں یہ سمجھا جائے کہ کسی گواہ کی شہادت کے قابل اعتبار ہونے کا جائزہ لینا یا پیچیدہ ثبوتوں کو بہتر طور پر سمجھنا مفید ثابت ہو گا تو موزوں طور پر تربیت یافتہ اور مجاز پراسیکیوٹر کو گواہ کے ساتھ متعلقہ ضابطہ عمل کے مطابق مقدمے سے پہلے ایک انٹرویو کرنا چاہیے۔

4.9 پراسیکیوٹرز کو ثبوت کے مکمل طور پر قابل اعتبار نہ ہونے کے خدشے یا اس کے قابل استعمال نہ ہونے کی بنا پر اس کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے، لیکن اس بات کا فیصلہ کرتے وقت کہ آیا ملزم کو عدالت سے جرم کا قصوروار قرار دیئے جانے کا حقیقی امکان موجود ہے، انہیں اس ثبوت کا بغور جائزہ لینا چاہیے۔

عوامی مفاد کا مرحلہ

4.10 1951ء میں سر ہارٹلے شاکراس (Hartley Shawcross) جو اُس وقت اٹارنی جنرل تھے، نے عوامی مفاد پر ایک مثالی بیان دیا: *اس ملک میں یہ اُصول کبھی مروج نہیں رہا - میں اُمید کرتا ہوں کہ کبھی ایسا نہیں ہوگا - کہ مشتبہ فوجداری جرائم پر لازمی طور پر ازخود مقدمہ چلائے جانے کا اطلاق ہو گا*"۔ انہوں نے مزید کہا کہ فوجداری مقدمہ اُس صورت میں چلایا جانا چاہیے: "*جب جرم یا اس کے ارتکاب کے حالات اس نوعیت کے نظر آئیں کہ ان کے متعلق فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد بنتا ہے*۔" (ہاؤس آف کامنز ڈیبیٹس، جلد 483، 29 جنوری 1951ء)۔ اس وقت سے لے کر اب تک اٹارنی جنرلز نے اس نکتہ نظرکی تائید کی ہے۔

4.11 لہٰذا، جن صورتوں میں اس حد تک مناسب ثبوت موجود ہے کہ فوجداری مقدمہ چلایا جانا یا عدالت سے باہر تصفیے کی پیشکش جائز بنتی ہو، پراسیکیوٹرزپر لازم ہے کہ اس کے بعد یہ جائزہ لیں کہ آیا فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد میں ہے۔

4.12 عموماً فوجداری مقدمہ چلایا جاتا ہے ماسوائے ایسی صورت حال میں کہ پراسیکیوٹرکو اس بات کا پورا یقین ہے کہ عوامی مفاد کے ایسے عوامل موجود ہیں جن کی وجہ سے فوجداری مقدمہ نہ چلایا جانا فوجداری مقدمہ چلانے کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے یا ماسوائے ایسی صورت حال کے کہ پراسیکیوٹر اس بات سے مطمئن ہے کہ پہلے مرحلے پر یہ بات عوامی مفاد میں زیادہ بہتر ہے کہ اس معاملے کو عدالت سے باہر تفصیے سے نمٹایا جائے (دیکھیں حصہ نمبر7)۔ جرم کی نوعیت یا مجرم کے مجرمانہ رویے کا ریکارڈ جتنا سنگین ہو گا، اس بات کا زیادہ امکان موجود ہے کہ فوجداری مقدمہ چلایا جانا عوامی مفاد بنتا ہے۔

4.13 عوامی مفاد کا جائزہ لینا صرف یہ کام نہیں ہے کہ دونوں طرف کے عوامل کی تعداد جمع کرکے یہ دیکھا جائے کہ کس طرف کے عوامل زیادہ تعداد میں ہیں۔ ہر کیس کا جائزہ اُس کے ذاتی حقائق اور ذاتی موافق و ناموافق پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ ہر کیس کے حالات کے مطابق عوامی مفاد کے ہر عامل کی اہمیت کا فیصلہ کرے اور اس کے بعد ایک مجموعی جائزہ لے۔ یہ بات ممکن ہو سکتی ہے کہ کوئی اکیلا عامل ہی کئی طرح کے دیگر ایسے عوامل کے مقابلے میں زیادہ وزن رکھتا ہو جو مخالف سمت میں جاتے ہوں۔ اگرچہ یہ بات ممکن ہے کہ کسی کیس میں عوامی مفاد کے ایسے عوامل موجود ہوں جو مقدمہ چلائے جانے کے خلاف جاتے ہوں مگر پراسیکیوٹرزکو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا اس کے باوجود فوجداری مقدمہ چلایا جانا چاہیے اور جب عدالت کی طرف سے سزا سُنائی جائے تو یہ عوامل غوروخوص کے لیے عدالت کے سامنے پیش کر دئیے جانے چاہیں۔

4.14 ان عوامل میں سے کسی ایک عامل کی غیر موجودگی کا لازمی مطلب یہ نہیں نکلتا کہ اسے ایک ایسا عامل سمجھا جائے جو مخالف سمت میں جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، صرف یہ بات کہ جرم "کا ارتکاب کسی گروپ نے نہیں کیا" "فوجداری مقدمہ چلانے کے موافق عامل" کو " فوجداری مقدمہ چلانے کے نا موافق عامل" میں تبدیل نہیں کر دیتا۔

4.15 عوامی مفاد کے چند ایسے عام عوامل جن پر اُس وقت غور کیا جانا چاہیے جب یہ فیصلہ کیا جا رہا ہو کہ موزوں ترین اقدام کیا ہونا چاہیے، درج ذیل بیان کیے گئے ہیں۔ عوامی مفاد کے عوامل کی درج ذیل فہرست ہر بات کا احاطہ نہیں کرتی اور ہر مقدمے کا جائزہ اُس کے اپنے حقائق اور اپنی اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔

عوامی مفاد کے چند ایسے عوامل جو فوجداری مقدمہ چلائے جانے کے حق میں جاتے ہیں

4.16 فوجداری مقدمہ چلائے جانے کا امکان اس وقت زیادہا ہوتا ہے اگر:

a عدالت کی طرف سے قصوروار قرار دینے کے نتیجے میں کافی زیادہ سزا ملنے کا امکان ہو؛

b عدالت کی طرف سے قصوروار قرار دینے کے نتیجے میں عدالتی حکم نامہ کے ذریعے اُس سے زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے جو پراسیکیوٹر مشروط قانونی تنبیہہ کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے؛

c جرم کے ارتکاب میں کسی ہتھیار کا استعمال کیا گیا یا تشدد کرنے کی دھمکی دی گئی؛

d جرم کا ارتکاب عوام کو خدمات فراہم کرنے والے کسی فرد کے خلاف کیا گیا (مثلاً ایمرجنسی سروسز کا کوئی رکن؛ پولیس یا پرزن آفیسر؛ صحت یا سماجی بہبود کے شعبوں میں کام کرنے والا پیشہ ور فرد؛ یا پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کرنے والا کوئی فرد)؛

e جرم کا ارتکاب سوچی سمجھی کارروائی تھی؛

f جرم کا ارتکاب کسی گروپ نے کیا تھا؛

g جرم کا ارتکاب کسی بچے کی موجودگی یا اس کے آس پاس ہونے والی جگہ میں کیا گیا تھا؛

h جرم کے ارتکاب کا محرک جرم کا شکار ہونے والے فرد کے خلاف کسی بھی شکل میں اُس کے نسلی یا قومی تعلق، جنس، معذوری، عمر، مذہب یا عقیدے، سیاسی نظریات، جنسی میلان یا جنسی شناخت کی بنا پر تعصب کی وجہ سے کیا گیا یا مشتبہ فرد نے ان میں سے کسی خصوصیت کی بنیاد پر جرم کا شکار ہونے والے فرد کے خلاف جارحانہ رویے کا مظاہرہ کیا؛

i جرم کا ارتکاب کسی سنگین مجرمانہ کارروائی میں مدد دینے کے لیے کیا گیا؛

j جرم کا شکار ہونے والا فرد کمزور صورت حال میں تھا اور مشتبہ فرد نے اُس کا فائدہ اُٹھایا؛

k جرم کا ارتکاب جس طریقے سے کیا گیا اُس میں جرم کا شکار ہونے والے فرد کے اندر بدعنوانی پیدا کرنے کا عنصر شامل تھا؛

l مشتبہ فرد اور جرم کا شکارہونے والے فرد کی عمروں میں بہت زیادہ فرق تھا اور مشتبہ فرد نے اس کا فائدہ اُٹھایا؛

m مشتبہ فرد اور جرم کا شکارہونے والے فرد کی سمجھ بوجھ کے درجات میں بہت زیادہ فرق تھا اور مشتبہ فرد نے اس کا فائدہ اُٹھایا؛

n مشتبہ فرد اثررسوخ والے عہدے کا حامل تھا اوراُس نے اس بات کا فائدہ اُٹھایا؛

o مشتبہ فرد مجرموں کا سربراہ تھا یا اُس نے جرم کے ارتکاب کے لیے انتظامات کیے تھے؛

p مشتبہ فرد کو ماضی میں عدالت کی طرف سے ایسی سزائیں دی گئی ہیں یا عدالت سے باہر اس طرح کے تصفیے کیے گئے ہیں جو اس کے موجودہ جرم سے متعلق ہیں؛

q مشتبہ فرد پر یہ الزام ہے کہ اُس نے کسی عدالتی حکم نامے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جرم کا ارتکاب کیا ہے؛

r فوجداری مقدمہ چلانے سے کمیونٹی کا اعتماد برقرار رکھنے پر مثبت اثر پڑے گا؛

s اس بات کا یقین کرنے کی وجوہات موجود ہیں کہ جرم کا ارتکاب جاری رہے گا یا دوبارہ اسی جرم کا ارتکاب کیا جائے گا۔

عوامی مفاد کے چند ایسے عوامل جو فوجداری مقدمہ چلائے جانے کے خلاف جاتے ہیں

4.17 فوجداری مقدمہ چلانے کی کم ضرورت ہو گی اگر:

a اگر عدالت کی طرف سے بہت کم سزا دینے کا امکان ہو؛

b مجرمانہ کارروائی کی سنگینی اور اس کے نتائج سے عدالت کے باہر تصفیے کے ذریعے نمٹا جا سکتا ہے اور جسے مشتبہ فرد قبول کرتا ہے اور اس کی پابندی کرتا ہے (دیکھیں حصہ نمبر7)؛

c مشتبہ فرد کے ساتھ نگرانی کی موزوں کارروائی کر دی گئی ہے یا اس کے خلاف تعزیری اقدامات کر دئیے گئے ہیں یا متعلقہ دیوانی سزا دے دی گئی ہے اور اب بھی اس پر اس کا اطلاق ہوتا ہے یا اسے اطمینان بحش طریقے ختم کر دیا گیا ہے اور اس کے ذریعے مجرمانہ کارروائی کی سنگینی اور اعتماد ٹوٹنے کے معاملات پرمعقول انداز میں توجہ دی گئی ہے؛

d جرم کا ارتکاب واقعتاً کسی غلطی یا غلط فہمی کے نتیجے میں کیا گیا ہے؛

e نقصان یا ضرر کو معمولی کہا جا سکتا ہے اور یہ کام کسی ایک واقعے کے نتیجے میں ہوا ہے خاص طور پر اگر یہ کام کوئی غلط اندازہ لگانے کے باعث ہوا ہے؛

f جرم کے ارتکاب اور مقدمہ چلنے کی تاریخ کے درمیان بہت زیادہ تاخیر ہوئی ہے ماسوائے درج ذیل صورتوں کے:

- جرم سنگین نوعیت کا ہے؛
- تاخیر مکمل یا جُزوی طور پر مشتبہ فرد کی وجہ سے ہوئی ہے؛
- جرم صرف کچھ عرصہ پہلے ہی منظر عام پر آیا ہے؛
- جرم کی پیچیدگی کی وجہ سے طویل تحقیقات کرنے کی ضرورت پڑی؛ یا
- ماضی کے حل نہ ہونے والے جرائم کا دوبارہ جائزہ لینے کے لیے نئے تحقیقاتی طریقہ کار استعمال کیے گئے ہیں اور ان کے نتیجے میں مشتبہ فرد کو شناخت کر لیا گیا ہے؛

g فوجداری مقدمہ چلانے سے جرم کا شکار ہونے والے فرد کی جسمانی یا ذہنی صحت پر خراب اثر پڑے گا، ہمہ وقت یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ جرم کی سنگینی کی نوعیت کیا ہے اور فوجداری مقدمہ چلانے پر اپنی جسمانی یا ذہنی صحت پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں مشتبہ فرد کیا خیالات رکھتا ہے؛

h مشتبہ فرد نے جرم کے ارتکاب میں معمولی کردار ادا کیا؛

i مشتبہ فرد نے جرم کے ارتکاب کے نتیجے میں ہونے والی تکلیف یا نقصان کا ازالہ کر دیا ہے (لیکن ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ مشتبہ فرد صرف اس وجہ سے فوجداری مقدمے یا عدالت سے باہر تصفیے سے بچ جائے کیونکہ اس نے ہرجانہ ادا کر دیا ہے یا عیرقانونی طور پرحاصل کردہ رقم اُس نے واپس کر دی ہے)؛

j مشتبہ فرد اس وقت یا جرم کے ارتکاب کے وقت شدید ذہنی یا جسمانی بیماری میں مبتلا تھا ماسوائے جرم کے سنگین نوعیت کے ہونے کی صورت کے یا اس کے دوبارہ ارتکاب کے حقیقی امکان کیموجودگی میں۔ ذہنی امراض میں مبتلا مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے پراسیکیوٹرز، ہوم آفس کی طرف سے جاری کردہ رہنما ہدایات پر عمل کرتے ہیں اور ان پر لازم ہے کہ وہ مشتبہ فرد کی ذہنی یا جسمانی بیماری کا موزانہ عوام یا ان افراد کے لیے سروسز فراہم کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کی ضرورت سے کرتے وقت توازن قائم کریں۔

k فوجداری مقدمہ چلانے کی وجہ سے تفصیلات کو عام کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے جس کی وجہ سے معلومات کے ذرائع، بین الاقوامی تعلقات یا قومی سلامتی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

جرائم کا شکار ہونے والے افراد اور اُن کے گھرانوں کے خیالات

4.18 اس بات کا فیصلہ کرتے وقت کے آیا فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد میں ہے، پراسیکیوٹرز کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ اس حوالے سے جرم کا شکار ہونے والے فرد کے خیالات کیا ہیں کہ اس جرم سے وہ کیسے متاثر ہوا ہے۔ موزوں کیسوں میں مثال کے طور پر قتل کے کیس یا اگر جرم کا شکار ہونے والا فرد ایک بچہ یا مینٹل کپیسٹی ایکٹ 2005 (فیصلے کرنے کی ذہنی صلاحیت کا قانون) کے بیان کردہ طریقے کے مطابق فیصلے کرنے کی ذہنی صلاحیت نہیں رکھتا تو پراسیکیوٹرز کو جرم کا شکار ہونے والے فرد کے گھرانوں کے خیالات مدنظر رکھنے چاہیں۔

4.19 تاہم، پراسیکیوشن سروس اُس طرح جرائم کا شکار ہونے والے افراد اور اُن کے گھرانوں کے لیے کام نہیں کرتی جس طرح وکیل اپنے کلائنٹس کے لیے کام کرتے ہیں اور پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ عوامی مفاد کے بارے میں مجموعی نکتہ نظر قائم کریں۔

4.20 جن کیسوں میں پراسیکیوٹرزپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جرم کا شکار ہونے والے فرد کو اپنے فیصلے کی وجہ بتائیں مثلاً اگر وہ کسی کیس کو ختم کر دیتے ہیں یا کسی کیس میں الزام میں اہم تبدیلی کرتے ہیں تو اُن پر لازم ہے کہ وہ جرائم کا شکار ہونے والے افراد کے لیے ضابطہ عمل اور سی پی ایس (CPS) کی تمام متعلقہ رہنما ہدایات کی پابندی کریں۔ پراسیکیوٹرزپر لازم ہے کہ وہ متفقہ طریقہ کار کی پابندی کریں جن میں اس بات پر عمل درآمد شامل ہے کہ ایسے فیصلوں کی اطلاع جرم کا شکار ہونے والے فرد کو کتنی مدت کے اندراندر دے دینی چاہیے۔

5 مقررہ معیار کے مطابق آزمائش

5.1 جہاں تک ممکن ہو گا پراسیکیوٹرز ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کا اطلاق کریں گے۔ تاہم ایسے مقدمات ہو سکتے ہیں جن میں مشتبہ فرد کے ضمانت پر رہائي کی صورت میں بھاگ جانے کا کافی زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے اوراگر اُس پر الزام عائد نہیں کیا جا رہا اور اسے لازمی طور پر حراست سے رہا کرنا پڑے مگر اُس وقت تمام ثبوت دستیاب نہیں ہیں۔

5.2 ایسے مقدمات میں پراسیکیوٹرز مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کا اطلاق کر سکتے ہیں تاکہ الزام عائد کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کا اطلاق کب کیا جا سکتا ہے

5.3 مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کا اطلاق صرف اُس صورت میں کیا جا سکتا ہے جب پراسیکیوٹر مطمئن ہو کہ درج ذیل چار شرائط پوری ہوتی ہیں:

a ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے عدالتی ثبوت کے مرحلے کا اطلاق کرنے کے لیے اس وقت ناکافی ثبوت دستیاب ہے؛ اور

b یہ یقین کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں کہ مزید ثبوت مناسب مدت کے اندر اندر دستیاب ہو جائے گا؛ اور

c کیس کی سنگین نوعیت یا حالات کے مطابق یہ بات جائز بنتی ہے کہ الزام عائد کرنے کا فیصلہ فوراً کیا جائے؛ اور

d مسلسل ایسی اہم وجوہات موجود ہیں کہ بیل ایکٹ 1976 (ضمانت کے قانون) کے تحت ضمانت پر اعتراض کیا جائے اور مقدمے کے تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضمانت کی منظوری نہ دینے کے لیے درحواست دینا مناسب ہو۔

5.4 اگر کسی کیس میں اُوپر بیان کردہ شرائط میں سے کوئی بھی شرط پوری نہیں ہوتی تو مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے کیسوں کو لازمی طور پر کسٹڈی آفیسر کو واپس بھیج دینا چاہیے جو یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا اُس فرد کو مسلسل حراست میں ہی رہنے دیا جائے یا مشروط یا غیرمشروط ضمانت پر رہا کر دیا جائے۔

5.5 مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کے حوالے سے عدالتی شواہد کے بارے میں جائزہ دو حصوں میں لیا جاتا ہے۔

مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کا پہلا حصہ – کیا معقول شبہ کیا جا سکتا ہے؟

5.6 یہ لازم ہے کہ پراسیکیوٹر اس بات سے مطمئن ہو کہ کم از کم اس حوالے سے ایک معقول شبہ موجود ہے کہ جس فرد پر الزام عائد کیا جا رہا ہے آس نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

5.7 اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا معقول شبہ موجود ہے، پراسیکیوٹر پر لازم ہے کہ وہ اس وقت دستیاب ثبوت کا جائزہ لے۔ یہ جائزہ گواہوں کے تحریری بیانات، لازمی یا دیگر نوعیت کی معلومات کی شکل میں ہو سکتا ہے بشرطیکہ پراسیکیوٹر اس بات سے مطمئن ہو کہ:

a ثبوت متعلقہ ہے؛ اور

b اس نوعیت کا ہے کہ اسے عدالت میں پیش کرنے کے لیے قابل سماعت شکل دی جا سکتی ہے؛ اور

c اسے کیس میں استعمال کیا جائے گا۔

5.8 اگر مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کے اس حصے کی شرائط پوری ہو جاتی ہیں تو پراسیکیوٹر کو مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کے دوسرے حصے پر جانا چاہیے۔

مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کا دوسرا حصہ – کیا سزایابی کا معقول امکان موجود ہو گا؟

5.9 ثانیاً، یہ لازم ہے کہ پراسیکیوٹرمطمئن ہو کہ یہ یقین کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں کہ جاری تحقیقات سے مناسب مدت کے اندر اندر مزید ثبوت فراہم ہو گا۔ اس طرح تمام شواہد کی مجموعی حیثیت کی بنیاد پر اس بات تعین ہو سکے گا کہ ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے مطابق سزا یابی کا حقیقی امکان موجود ہے۔

5.10 یہ لازم ہے کہ مزید ثبوت کی شناخت کی جا سکے اور وہ صرف خیال آرائی پر مبنی نہ ہو۔

5.11 مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کے اس دوسرے حصے کے تحت کسی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے پراسیکیوٹر پر لازم ہے کہ وہ درج ذیل پر غور کرے:

a ممکنہ مزید ثبوت کی نوعیت، وسعت اور عدالت میں قابل سماعت ہونے کا امکان اور کیس پر اس کے اثرات کیا ہوں گے؛

b ایسے الزامات جن کی یہ تمام ثبوت تائید کرے گا؛

c یہ وجوہات کہ یہ ثبوت پہلے ہی سے کیوں دستیاب نہیں ہے؛

d مزید ثبوت حاصل کرنے کے لیے درکار وقت اور آیا تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے نتیجے میں ہونے والی تاخیر معقول سمجھی جا سکتی ہے۔

5.12 اگرمقررہ معیارکے مطابق آزمائش کرنے کے دونوں حصوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں تو پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اُس وقت دستیاب معلومات کی بنیاد پر ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کے عوامی مفاد کا اطلاق کریں۔

مقررہ معیار کے مطابق آزمائش پر نظر ثانی کرنا

5.13 مقررہ معیار کے مطابق آزمائش کرکے کسی پر الزام عائد کرنے کے فیصلے کو مسلسل زیرغور رکھا جانا چاہیے۔ یہ لازم ہے کہ ثبوتوں کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ الزام موزوں ہے اور ضمانت کی منظوری پر مسلسل اعتراض جائز ہے۔ یہ لازم ہے کہ جتنی جلدی معقول طور پر قابل عمل ہو سکتا ہو ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کا اطلاق کیا جائے اور رصورت حراست یا اضافی حراست کی مقررہ مدت ختم ہونے سے پہلے ایسا کیا جانا چاہیے۔

6 الزامات کا انتخاب

6.1 پراسیکیوٹرز کو ایسے الزامات عائد کرنے چاہیں جو:

a ثبوت کے مطابق مجرمانہ کارروائی کی سنگینی اور وسعت سے مناسبت رکھتے ہوں۔

b سزا دینے کے لیے عدالت کو مناسب اختیارات فراہم کرتے ہوں اور عدالت کی طرف سے مجرم قرار دیئے جانے کے بعد جاری کیے جانے والے موزوں عدالتی احکامات لاگو کیے جا سکتے ہوں؛ اور

c مقد مے کو واضح اورآسان طریقے سے عدالت میں پیش کرنے کا ذریعہ بن سکیں۔

6.2 اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اگر الزام کا انتخاب کیا جا سکتا ہو تو پراسیکیوٹرز ہر مقد مے میں سنگین ترین الزام کا انتخاب نہ کر سکیں یا اسے برقرار نہ رکھ سکیں۔

6.3 پراسیکیوٹرز کو اس غرض سے ضرورت سے زائد الزامات عائد نہیں کرنے چاہیں کہ ملزم کو یہ ترغیب دی جائے کہ وہ چند الزامات میں اپنا قصور تسلیم کر لے۔ اسی طرح انہیں اس غرض سے زیادہ سنگین الزام بھی نہیں عائد کرنا چاہیے کہ ملزم کو یہ ترغیب دی جائے کہ وہ کسی کم سنگین الزام کے لیے اپنا قصور تسلیم کر لے۔

6.4 پراسیکیوٹرزکو صرف اس وجہ سے الزام تبدیل نہیں کرنا چاہیے کہ عدالت یا ملزم نے کیس کی سماعت کے مقام کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہے۔

6.5 یہ لازم ہے کہ الزام عائد کیے جانے کے بعد کیس کی پیشرفت کے ساتھ ساتھ پراسیکیوٹرز حالات میں پیدا ہونے والی متعلقہ تبدیلی کو مدنظر رکھیں۔

7 عدالت سے باہر تصفیے

7.1 پراسیکیوشن سروس اس بات کا فیصلہ کرنے کی ذمہ دار ہے کہ آیا کسی ملزم کو بعض مقدمات میں مشروط قانونی تنبیہ کی جا سکتی ہے۔ یہ لازم ہے کہ ایسے مقدمات میں ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کی شرائط پوری ہوتی ہوں۔ پراسیکیوٹرز مشروط قانونی تنبیہ اُن صورتوں میں کریں گے اگر یہ مجرمانہ کارروائی کی سنگینی اور اس کے نتائج کا موزوں ردعمل ہو اور اگر عائد کی جانے والی شرائط کریمنل جسٹس ایکٹ 2003 (فوجداری انصاف کا قانون) کے ضوابط کے تحت جرائم کی بحالی، نقصان کی تلافی یا سزا کے مقاصد پر پوری اُترتی ہوں۔

7.2 مشروط قانونی تنبیہ مجرمانہ سزایابی نہیں ہے لیکن یہ ملزم کے مجرمانہ ریکارڈ کا حصہ بن جاتی ہے اور اس کے بعد کی کسی قانونی کارروائی میں اس کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ملزم دوبارہ جرم کا ارتکاب کرے تو پراسیکیوٹر بھی اسے مدنظر رکھ سکتے ہیں۔ پراسیکیوٹرز ایسی صورت میں مشروط قانونی تنبیہ کر سکتے ہیں اگر جرم کا شکار ہونے والے فرد کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کی رائے یہ ہو کہ ایسا کرنا مشتبہ فرد، جرم کا شکار ہونے والے فرد یا سماجی مفاد میں ہے۔

7.3 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرتے وقت کہ آیا مشروط قانونی تنبیہ دی جائے، متعلقہ ضابطہ عمل اور مشروط قانونی تنبیہ کے حوالے سے ڈی پی پی (DPP) کی رہنما ہدایات کی پابندی کریں۔

7.4 ایسی مشروط قانونی تنبیہ جسے قبول کرلیا جائے اور جس کی پابندی کی جائے فوجداری مقدمے کی جگہ لیتی ہے۔ اگر مشروط قانونی تنبیہ کی پیشکش قبول نہ کی جائے یا مشتبہ فرد اُس فرد کےسامنے جرم کا قصور وار ہونے کا مطلوبہ اقرار نہ کرے جو مشروط قانونی تنبیہ دینا چاہتا ہے، تو یہ لازم ہے کہ اصل جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جائے۔ اگر مشروط قانونی تنبیہ کی شرائط میں سے کسی شرط کی پابندی نہ کی جائے تو پراسیکیوٹر عوامی مفاد پر دوبارہ غور کریں گے اور یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا ملزم پر الزام لگایا جانا چاہیے۔ عام صورتوں میں اصل جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔

7.5 صرف پراسیکیوٹرز ہی یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا کسی مجرم کو کسی ایسے جرم کے لیے سادہ قانونی تنبیہ دی جائے جس کی سماعت صرف کراؤن کورٹ میں ہوتی ہو۔ اس طریقہ کار کے مطابق مقدمہ نمٹایا جانا غیرمعمولی مواقع کے لیے ہی موزوں ہو گا۔

7.6 دیگر تمام مقدمات میں پراسیکیوٹرز یہ ہدایت کر سکتے ہیں کہ سی پی ایس (CPS) اور ہوم آفس کی رہنما ہدایات کے مطابق سادہ قانونی تنبیہ دی جائے یا مشورہ دے سکتے ہیں مثلاً نقص امن کے لیے پینلٹی نوٹس کا معاملہ۔ تاہم، نقص امن کے لیے پینلٹی نوٹس کے معاملے کا فیصلہ کرنا پولیس کی دمہ داری ہے۔

7.7 پراسیکیوٹرز پرلازم ہے کہ وہ اس بات سے مطمئن ہوں کہ ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کی شرائط پوری ہوتی ہیں اور یہ کہ کسی ایسے کیس میں ملزم کی طرف سے واضح طور پر اقرار جرم کر لیا گیا ہے جس کے لیے وہ پولیس کی طرف سے سادہ قانونی تنبیہ دئیے جانے کی اجازت یا ہدایت دیں۔

7.8 ایسی سادہ قانونی تنبیہ یا عدالت سے باہر دیگر تصفیے کو قبول کرنا جس کی پابندی کی جائے گی فوجداری مقدمے کی جگہ لیتے ہیں۔ اگر سادہ قانونی تنبیہ کی پیشکش قبول نہ کی جائے تو یہ لازم ہے کہ اصل جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جائے۔ اگر عدالت سے باہر دیگر تصفیے کو قبول نہ کیا جائے تو پراسیکیوٹرز، پولیس یا دیگر انویسٹی گیٹرز کی طرف سے کیس وصول کرنے کے بعد ضابطہ عمل کی مکمل آزمائش کا اطلاق کریں گے اور یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا ملزم پر فوجداری مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔

8 نوجوان افراد

8.1 فوجداری قانون کے مقاصد کے لیے، نوجوان 18 سال سے کم عمر کا فرد ہوتا ہے۔

8.2 جن مقدمات میں بچے ملوث ہوتے ہیں ان کے حوالے سے پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ برطانیہ نے اقوام متحدہ کے کنونشن برائے بچوں کے حقوق مجریہ 1989 اور اقوام متحدہ کے نوجوانوں کے لیے انصاف کے انتظامات کے لیے کم ازکم معیاری ضوابط مجریہ 1985 پر دستخط کیے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ، پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ نوجوان افراد کے نظام انصاف کے اہم ترین مقصد کا خیال رکھیں جو یہ ہے کہ بچوں اور نوجوان افراد کی طرف سے جرائم کے دوبارہ ارتکاب کا سدباب کیا جائے۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرتے وقت کہ آیا فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد میں ہے، نوجوان افراد کے مفادات پر غور کریں۔

8.3 پراسیکیوٹرز کو فوجداری مقدمہ چلانے کے فیصلے سے صرف مشتبہ فرد کی عمر کی وجہ سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ جرم کی سنگینی یا نوجوان کا ماضی کا طرزعمل بہت اہم ہیں۔

8.4 جن مقدمات میں نوجوان افراد ملوث ہوں اُنہیں پراسیکیوشن سروس کے پاس فوجداری مقدمہ چلانے کے لیے صرف اُسی صورت میں بھیجا جاتا ہے اگر نوجوان فرد کو پہلے ہی سے قانونی طور پر سرزنش کر دی گئی ہے اور آخری وارننگ دے دی گئی ہے ماسوائے ایسی صورتوں میں کہ جرم اتنا سنگین ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی سزا مناسب نہیں ہے یا بچہ یا نوجوان فرد جرم کے ارتکاب کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔

8.5 قانونی طور پر سرزنش، آخری وارننگ اور مشروط قانونی تنبیہ (دیکھیں حصہ نمبر7) کا مقصد یہ ہے کہ جرائم کے دوبارہ ارتکاب کا سدباب کیا جائے اور یہ امر کہ ایک اور جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے یہ ظاہر کرسکتا ہے کہ اس سے پہلے کے تصفیے موثر نہیں تھے۔ ایسے کیسوں میں عوامی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ فوجداری مقدمہ چلایا جائے۔

9 مقدمے کا طریق کار

9.1 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ اس حوالے سے عدالت کو اپنی گذارشات پیش کرتے وقت کہ ملزم پرکس عدالت میں مقدمہ چلایا جانا چاہیے، میجسٹریس کورٹ کے لیے سزا سُنانے کی رہنما ہدایات اور وکالت کے طریقہ کار کے بارے میں متعلقہ ہدایات کا خیال رکھیں۔

9.2 مقدمے کو سماعت کے لیے میجسٹریس کورٹ میں ہی رہنے دینے کے لیے درحواست کرنے کی ہرگزصرف یہی وجہ نہیں ہونی چاہیے کہ یہاں مقدمہ جلدی چلایا جا سکے گا لیکن پراسیکیوٹرز کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اگر مقدمے کو سماعت کے لیے کراؤن کورٹ کے سپرد کیا گیا یا بھیجا گیا تو ممکنہ تاخیر کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اور اگر مقدمہ چلنے میں تاخیر ہو گئی تو ممکنہ طور پر جرم کا شکار ہونے والے کسی فرد یا گواہ پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اُن کیسوں کی سماعت کی جگہ جن میں نوجوان ملوث ہوتے ہیں

9.3 پراسیکیوٹرز کو یہ بات لازمی طور پر ذہن نشین کرنی چاہیے کہ جن صورتوں میں ممکن ہو سکتا ہےعام طور پر نوجوانوں کا مقدمہ یوتھ کورٹ میں چلایا جاتا ہے۔ یہ عدالت اُن کی مخصوص ضروریات کو بہتر طریقے سے پورا کرنے کے لیے ہی تشکیل دی گئی ہے۔ کسی نوجوان کا مقدمہ کراؤن کورٹ میں صرف سنگین ترین مقدمات میں ہی مخصوص کیا جانا چاہیے یا اگرانصاف کے مفادات یہ تقاضا کرتے ہوں کہ نوجوان کا مقدمہ کسی بالغ فرد کے ساتھ اکٹھے چلایا جانا چاہیے۔

10 قصوروار تسلیم کرنے کے موقف کوقبول کرنا

10.1 ہو سکتا ہے کہ مدعا علیہ سارے الزامات کی بجائے چند الزامات کے لیے اپنا قصور تسلیم کرلیں۔ متبادل صورت میں وہ کسی مختلف الزام کے لیے اپنا قصور تسلیم کرلیں جو ممکن ہے کم سنگین ہو کیونکہ وہ جرم کے صرف ایک حصے کے لیے اپنا جرم تسلیم کر رہے ہیں۔

10.2 پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ جرم کے اقرار کے بارے میں ملزم کے موقف کو صرف اُس صورت میں قبول کریں اگر ان کی رائے میں عدالت ایسی سزا دے سکتی ہے جو مجرمانہ کارروائی کی سنگین نوعیت سے مطابقت رکھتی ہو خاص طور پر ایسی صورت میں جس میں جرم کو سنگین بنانے والے عوامل موجود ہوں۔ پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ ملزم کے قصوروار ہونے کے موقف کو صرف سہولت کی خاطر ہرگز قبول نہ کریں۔

10.3 ملزم کی طرف سے جرم کے ارتکاب کے بارے میں پیش کیے گئے موقف پر یہ غور کرتے وقت کہ آیا یہ موقف قابل قبول ہے، پراسیکیوٹرز کو یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ جرم کا شکار ہونے والے فرد کے مفادات اور جن صورتوں میں ممکن ہو سکتا ہے، اُس کے خیالات یا موزوں مقدمات میں جرم کا شکار ہونے والے فرد کے گھرانے کے خیالات کو یہ فیصلہ کرتے وقت مدنظر رکھا جائے کہ آیا ملزم کے موقف کو قبول کر لیا جائے۔ تاہم، یہ فیصلہ کرنا پراسیکیوٹر کی ذمہ داری ہے۔

10.4 یہ لازم ہے کہ عدالت پر یہ بات واضع کر دی جائے کہ کس بنیاد پر جرم کے بارے میں ملزم کے موقف پر پیشرفت ہوئی ہے اور اُسے تسلیم کیا گیا ہے۔ ایسے مقدمات جن میں کوئی ملزم عائد کیے گئے الزامات کو تسلیم کرتا ہے مگر یہ کام وہ ایسے حقائق کی بنیاد پر کرتا ہے جو پراسیکیوشن کیس کے حقائق سے مختلف ہیں اور جن صورتوں میں اس کی وجہ سے سزا پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہو تو عدالت سے یہ درخواست کی جانی چاہیے کہ وہ اس حوالے سے شہادت سُنے تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا اور پھر اس کی بنیاد پر سزا دے۔

10.5 جن صورتوں میں ملزم نے پہلے بتایا ہو کہ وہ عدالت سے یہ درخواست کرے گا یا کرے گی کہ اُسے سزا سُناتے وقت اُس کے کسی جرم کو مدنظر رکھا جائے مگر عدالت میں جا کر وہ اپنا جرم تسلیم کرنے سے انکار کر دے تو پراسیکیوٹرز کو یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا اُس جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔ پراسیکیوٹرزکو چاہیے کہ وہ وکیل صفائی اور عدالت کو یہ بتائیں کہ اُس جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جانا مزید جائزے سے مشروط ہے۔

10.6 جرم کے ارتکاب کے بارے میں ایسے موقف پر غور کرتے وقت لازمی طور پر خاص توجہ دی جانی چاہیے جس سے ملزم لازمی کم از کم سزا لاگو کیے جانے سے بچ سکتا ہو۔ جب ملزم کی طرف سے جرم کے ارتکاب کے بارے میں موقف پیش کیا جائے تو پراسیکیوٹرز کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بعض جرائم کے لیے عدالت کی طرف سے ضمنی احکامات جاری کیے جا سکتے ہیں لیکن بعض جرائم کے لیے ایسا نہیں جا سکتا۔

10.7 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ "جرم کے اقرار یا انکارکے موقف کو قبول کرنے اور سزا کے عمل میں پراسیکیوٹرز کے کردار کے بارے میں اٹارنی جنرل کی رہنما ہدایات" پر عمل کریں جن میں سزا کے عمل میں پراسیکیوٹرزکے فرائض اور کرادر کی وسعت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

11 سزا سُنائے جانے میں پراسیکیوٹر کا کردار

11.1 سزا سنانے کا فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے لیکن پراسیکیوٹرز پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ درج ذیل عوامل کی طرف عدالت کی توجہ مبذول کرکے سزا سُنانے والی عدالت کو اپنے فیصلے پر پہنچنے اور موزوں سزا سنانے میں مدد کریں:

a پراسیکیوشن (استغاثہ) کے مقدمے کی طرف سے جرم کو سنگین بنانے والے اور سنگین نوعیت کو کم کرنے والے عوامل کا انکشاف؛

b جرم کا شکار ہونے والے فرد کا ذاتی تحریری بیان؛

c جہاں تک ممکن ہو ر مجرمانہ کارروائی کا سماج کے کسی حصے پر اثر؛

d کسی بھی طرح کے ایسے قانونی اختیارات، سزا کے بارے میں رہنما ہدایات یا رہنما کیس جن سے مدد مل سکتی ہو؛ اور

e کسی بھی طرح کے ایسے متعلقہ قانونی اختیارات جو ضمنی عدالتی حکم ناموں سے متعلق ہوں (مثلاً غیر سماجی رویے کے خلاف جاری کیے جانے والے عدالتی حکم نامے)۔

11.2 اُوپر بیان کردہ عوامل کی روشنی میں عدالت کو اس حوالے سے گزارشات پیش کر کے کہ موجودہ جرم سزا کی کن حدود کے اندر آتا ہے، پراسیکیوٹرزعدالت کو مدد فراہم کرنے کی پیشکش کر سکتے ہیں ۔

11.3 تمام پیچیدہ مقدمات میں یا جن میں غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان موجود ہو، پراسیکیوٹر پر لازم ہے کہ وہ جرم کو سنگین بنانے والے اور جرم کی سنگینی کو کم کرنے والے ایسے عوامل کو تحریری طور پر بیان کرے جن کے بارے میں وہ مختصراً عدالت کو سزا سُنائے جانے والی سماعت کے موقع پرکیس کے بارے میں بتائے گا یا بتائے گی۔ دیگر تمام کیسوں میں اس طریقہ کار کے مطابق کام کرنے پر غور کیا جانا چاہیے یا اس کے مطابق کام کیا جانا چاہیے اگر اس سے عدالت یا عوام کو کیس سمجھنے میں فائدہ ہو سکتا ہو۔

11.4 پراسیکیوٹر پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تمام موزوں مقدمات میں ہرجانے اور ضمنی احکامات کے لیے درخواست دے، مثلاً غیر سماجی رویے کے خلاف جاری کیے جانے والے عدالتی حکم نامے اور ضبطی کے احکامات۔ اس بات پر غور کرتے وقت کہ کن ضمنی احکامات کے لیے درخواست دی جانی چاہیے، یہ لازم ہے کہ پراسیکیوٹر ہمہ وقت جرم کا شکار ہونے والے فرد کی ضروریات بشمول مستقبل میں اُس کی حفاظت کے سوال کا خیال رکھے۔

11.5 پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ وکیل صفائی کی طرف سے جرم کی سنگینی کو کم کرنے والے کسی ایسے بیان کے خلاف بولے جو غلط ، گمراہ کن یا توہین آمیز ہے۔ اگر وکیل صفائی اپنے بیان پر قائم رہے اور یہ بات سزا سے متعلقہ بنتی ہو تو عدالت سے یہ درخواست کی جانی چاہیے کہ وہ اس حوالے سے شہادت سُنے تاکہ حقائق کا تعین کیا جا سکے اور ان کے مطابق سزا دی جا سکے۔

11.6 پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ "جرم کے اقرار یا انکارکے موقف کو قبول کرنے اورسزا کے عمل میں پراسیکیوٹرز کے کردار کے بارے میں اٹارنی جنرل کی رہنما ہدایات" پر عمل کریں جن میں سزا کے عمل میں پراسیکیوٹرزکے فرائض اور کرادر کی وسعت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

12 فوجداری مقدمے کے فیصلے پر نظر ثانی

12.1 لوگوں کو پراسیکیوشن سروس کی طرف سے کیے گئے فیصلوں پر اعتماد ہونا چاہیے۔ عام طورپر اگر پراسیکیوشن سروس کسی مشتبہ فرد یا ملزم کو یہ بتاتی ہے کہ اس پر فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جائے گا یا فوجداری مقدمہ ختم کر دیا گیا ہے تو وہ کیس دوبارہ شروع نہیں کیا جائے گا۔ لیکن کبھی کبھار ایسی خاص وجوہات ہو سکتی ہیں جن کی بنا پر پراسیکیوشن سروس اپنا فیصلہ تبدیل کر کے فوجداری مقدمہ نہ چلانے کا فیصلہ کرے یا کسی کیس کو عدالت سے باہر تصفیے کے طریقہ کار کے مطابق نمٹائے یا فوجداری مقدمہ دوبارہ شروع کرے خاص طور پر اگر مقدمہ سنگین نوعیت کا ہے۔

12.2 ان میں درج ذیل وجوہات شامل ہیں:

a ایسے شاذ ونادر مقدمات جس میں پہلے فیصلے پر نئے سرے سے غور کرنے پر یہ ظاہر ہو کہ وہ فیصلہ غلط تھا اور فوجداری نظام انصاف پر اعتماد قائم رکھنے کے لیے پہلے فیصلے کے باوجود فوجداری مقدمہ چلایا جانا چاہیے؛

b ایسے مقدمات جنہیں اس لیے ختم کر دیا گیا تھا کہ ان کے بارے میں یہ امکان موجود ہے کہ مستقبل قریب میں مزید ثبوت دستیاب ہو جائے گا، جمع اور تیار کیا جا سکے۔ ان کیسوں میں پراسیکیوٹرملزم کو یہ بتائے گا کہ فوجداری مقدمہ دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے؛

c ایسےمقدمات جنہیں عدم ثبوت کی بنا پر ختم کر دیا گیا تھا لیکن بعد میں ان کے بارے میں مزید اہم ثبوت دریافت ہوں؛ اور

d ایسے مقدمات جن میں کوئی فرد ہلاک ہو گیا ہو اور انکوئسٹ (موت کی قانونی تحقیقات) کے فیصلے کے بعد کیس پر نظرثانی کرنے کے بعد یہ حتمی رائے قائم کی جائے کہ فوجداری مقدمہ چلایا جانا چاہیے اگرچہ پہلے یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

12.3 ایسے غیرمعمولی مقدمات بھی ہو سکتے ہیں جن میں کسی سنگین جرم میں عدالت کی طرف سے بری ہونے کے بعد پراسیکیوٹر ڈی پی پی (DPP) کی تحریری اجازت سے کورٹ آف اپیل کو یہ درخواست دے سکتا ہے کہ بریت کو منسوخ کیا جائے اور ملزم کو دوبارہ مقدمے کا سامنا کرنے کا حکم دیا جائے۔

یہ ایک عوامی دستاویز ہے

اس دستاویز کی مزید نقول اور متبادل زبانوں اور اشکال کے بارے میں معلومات درج ذیل سے دستیاب ہیں:
CPS Communication Division
Rose Court
Southwark Bridge
London SE1 9HF

ای میل: publicity.branch@cps.gsi.gov.uk

کراؤن پراسیکیوشن شروس کے بارے میں معلومات کے لیے اور اس دستاویز کی نقل دیکھنے یا ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے برائے مہربانی ہماری ویب سائٹ ملاحضہ کریں:
www.cps.gov.uk

CPS پالسی ڈائریکٹریٹ
© کراؤن کاپی رائٹ **2010**